تحریر: الدکتور محمد عجاج الخطیب
ترجمہ: جناب محمد مسعود عبدہٗ

قسط ۱۶

# اسماء و صفاتِ باری تعالیٰ

## اسماء اللہ الحسنیٰ کے معانی

### ۲۲-۲۳: القابض - الباسط

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:
"اَللّٰہُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ ـــــ الآیۃ!" (الرّعد: ۲۶)

"اللہ تعالیٰ جس کا چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور (جس کا رزق چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے۔"

نیز فرمایا:
"وَاللّٰہُ یَقْبِضُ وَیَبْصُطُ ـــــ الآیۃ!" (البقرۃ: ۲۴۵)

"اللہ ہی روزی کو تنگ کرتا اور (اسے) کشادہ کرتا ہے!"

پہلی صفت "الباسط" کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی اور حکمت سے بندوں کو رزق پہنچاتا ہے، بلکہ یوں کہیے کہ اسے ان پر نچھاور کرتا ہے ـــ اپنے جود و سخا اور رحمت سے اسے وسعت دیتا، اور اپنے فضل و کرم سے اسے عام کرتا ہے۔ وہ رزق دینے والا بھی ہے، اور فراخی عطا فرمانے والا بھی، سخی بھی ہے اور زیادہ دینے والا بھی ـــ عطا کنندہ بھی ہے اور بندوں کے درمیان اس رزق کو ٹھہرانے والا بھی، مزید یہ کہ انہیں اس پر قدرت بھی دیتا ہے ـــ الغرض، اللہ وہ کریم ذات ہے جو احتیاج سے بڑھ کر لوگوں کو رزق دیتا ہے، اور "الباسط" کا معنیٰ یہ بھی ہے کہ وہ اجساد میں ارواح کو داخل کر کے انہیں زندگی بخشتا ہے۔

جب کہ "القابض" کا معنیٰ یہ ہے کہ وہ ذات جو رزق وغیرہ اشیاء بندوں سے

روک لیتا ہے، اور اس میں بھی اس کی حکمت و عنایت پنہاں ہوتی ہے۔ چنانچہ کبھی تو دولت و رزق کی فراوانی سے فائدہ پہنچانا اللہ رب العزت کا مقصود ہوتا ہے، تو کبھی کسی کو تنگدستی سے منفعت پہنچانے (مثلاً گناہوں کی بخشش یا صبر کی بنا پر اجر) کا ارادہ اس کے پیش نظر ہوتا ہے ــــ علاوہ ازیں ارواح کو قبض کر کے بندوں پر موت طاری کر دینے کے عمل پر بھی لفظ "یقبض" کا اطلاق ہوتا ہے۔

البتہ علماء کی تاکیدی رائے یہ ہے کہ جب بھی اللہ جل شانہٗ کی صفت "القابض" کا اظہار کیا جائے تو اسے تنہا نہیں، بلکہ "الباسط" کی صفت کے ساتھ زبان پر لانا چاہیے یعنی یہ دونوں اسم اکٹھے بولنے ضروری ہیں ــــ اسی بات کی تائید حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی درج ذیل روایت سے ہوتی ہے:

"غلا السّعر علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلّم فقالوا :
یا رسولُ الله قد غلا السّعر فسعّر لنا، قال (صلی الله علیه وسلم):
انّ الله تعالیٰ هو الخالق القابض الباسط الرزّاق المسعّر،
انّی لارجوا ان القی ربّی ولیس احد منکم یطلبنی بمظلمة فی
دمٍ ومالٍ" (ترمذی، ابنِ ماجه، احمد، دارمی)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں غلّہ کا بھاؤ بڑھ گیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی، "اللہ کے رسول! غلّہ بہت مہنگا ہوگیا ہے، آپ اس کا ریٹ مقرر فرما دیجیے" آپ نے فرمایا، "اللہ تعالیٰ ہی خالق ہے، قابض و باسط یعنی رزق کو تنگ کرنے والا اور کشادہ کرنے والا ہے، رزّاق بھی وہی ہے اور ارزانی و گرانی کا اختیار بھی اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے ــــ میں چاہتا ہوں، اپنے رب سے اس حالت میں ملوں کہ خون اور مال سے متعلق کسی مظلوم کا مجھ پر کوئی حق نہ ہو!"

قبض و بسط کا تعلق رزق کے علاوہ ہر چیز مثلاً طاقت، صحت اور علم و فضل وغیرہ سے بھی ہے۔ چنانچہ بندے کو جب یہ یقین حاصل ہو جائے کہ ان سب چیزوں کا اختیار اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے، اور اسی کے خزانۂ رحمت سے یہ چیزیں اسے میسر آسکتی ہیں تو وہ صرف اللہ تعالیٰ ہی سے اس کے فضل و رحمت کا سوال کرے گا، اسی کی

عبادت پر مداومت کرے گا اور غیروں کے در پر جبہ سائی سے بے نیاز ہو جائے گا ـــــ حضرت انسؓ کے اس قول کے مصداق کہ :

"ان النواصی التی توضع للہ لا توضع لغیر اللہ"۔

"جو پیشانیاں اللہ تعالیٰ کے لیے جھکتی ہیں، وہ اغیار کے در پر نہیں جھکتیں"۔

اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ہمارے لیے ایسی راہوں کی نشاندہی فرما دی ہے کہ جن پر چل کر ہم اس کے اولیاء کی صف میں شامل ہو سکتے اور اس کا قرب حاصل کر سکتے ہیں ـــــ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان فرمایا، اللہ رب العزت کا ارشادِ گرامی ہے کہ :

"وما تقرّب الیّ عبدی بشیٔ احبّ الیّ ممّا افترضت علیہ، وما یزال عبدی یتقرّب الیّ بالنّوافل حتّٰی احبّہٗ، فاذا احببتہٗ کنت سمعہ الّذی یسمع بہٖ وبصرہ الّذی یبصر بہٖ ویدہ الّتی یبطش بھا ورجلہ الّتی یمشی بھا، وان سألنی لاعطینّہٗ، وان استعاذنی لاعیذنّہٗ ـــــ الحدیث!" (صحیح بخاری عن ابی ھریرۃؓ، مسند احمد عن السیّدۃ عائشۃ رضؓ، طبرانی عن ابی امامۃ رضؓ، ابن السّنی عن السیّدۃ میمونۃ رضؓ ـــــ الجامع الکبیر ج ۱ ص ۱۷۱)

"بندہ میرا قرب فرائض کی ادائیگی سے بڑھ کر کسی چیز سے حاصل نہیں کر سکتا ـــــ میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ چنانچہ جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو اس کا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے (یعنی اس کے کان، آنکھیں اور ہاتھ پاؤں میری مرضی کے تابع ہو جاتے ہیں) تب بندہ اگر مجھ سے کچھ مانگے تو میں اسے عطا کرتا ہوں اور اگر میرے ساتھ پناہ پکڑے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں ......!"

قرآنِ مجید میں بھی ہے، اللہ ربّ العزت کا ارشادِ گرامی ہے :

"وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ط أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ" (البقرۃ : ۱۸۶)

"اے نبیؐ، جب آپؐ سے میرے بندے میرے بارے دریافت کریں تو (کہہ دیجئے کہ) میں تو (تمہارے) پاس ہوں۔ جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں، تو ان کو چاہیے کہ میرے حکموں کو مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ نیک رستہ پائیں"

غرض یہ کہ انسان کو جب بھی کوئی ضرورت لاحق ہو، شاکی یا مضطر ہونے کی بجائے اللہ ربّ العزت سے رابطہ قائم کرے اور اپنی معروضات کی قبولیت کا یقین لیے ہوئے اس کے حضور جھولی پھیلائے تو کبھی نامراد نہیں رہے گا۔

(جاری ہے)

## قارئینِ کرام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

آپ کے پتہ کی چٹ پر خریداری نمبر کے گرد گول دائرہ کا سرخ نشان آپ کا زرِ سالانہ ختم ہونے کی اطلاع ہے۔

—— اطلاع ملنے کے بعد بیس دن کے اندر اندر:

- اپنا زرِ سالانہ بذریعہ منی آرڈر روانہ فرما دیں۔
- آئندہ خریداری جاری نہ رکھنے کی صورت میں اسی مدت کے اندر اندر بذریعہ خط اطلاع دیں۔
- کوئی جواب نہ آنے کی صورت میں ستمبر کا شمارہ آپ کی خدمت میں بذریعہ وی پی پی روانہ کیا جائے گا، جسے وصول کرنا آپ کا اخلاقی، دینی فریضہ ہوگا۔

واضح رہے، ادارہ اب اس سلسلہ میں مزید کسی رعایت کا متحمل نہ ہو سکے گا —— والسلام! (مینجر)